

# ہمارا حقیقی مصلح کون ہے؟

(مترجم مولوی محمد امین صاحب شوق مبارکپوری معلم مدرسہ رحمانیہ)

انسان کے نزدیک اس کے نفس سے زیادہ کوئی چیز زیادہ عزیز ہو سکتی ہے؟ کون ہے جسے انسان اپنی ذات سے بھی زیادہ اپنے لطف و کرم، فضل و انعام کا زیادہ مستحق قرار دے سکے؟ کس کی ہستی ہے جسے انسان اپنے نفس سے بھی زیادہ اپنا خیر خواہ اور سہرورد سمجھے؟

یقیناً انسان کا نفس ہی خود اپنا آپ بہترین سہرورد، سچا خیر خواہ اور مخلص بہنو ہے۔ ہاں اس کا انکار نہیں کہ شفیع باپ کی قیمتی نصیحتیں، مخلص بھائی کو سچے دوست کی سہروردانہ باتیں، مرشد صادق کی بزرگانہ ہدایات، کسی نیک دل خطیب اور اصلاح پسند واعظ کے ناصحانہ کلمات بھی کارگر ہو سکتے ہیں بشرطیکہ آپ ان پر توجہ کریں۔ ارادت و عقیدت کے ساتھ ان پر دھیان دیں دل سے سنیں اور محفوظ رکھیں۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ ان کی تعمیل کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں، اور ان کی بجا آوری کیلئے نفس کو آمادہ رکھیں لیکن ساتھ ہی حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ ان تمام مذکورہ بالا حضرات کی خیر خواہانہ و سہروردانہ باتوں کے متعلق کوئی نہ کوئی پہلو خود اپنی غرضمندی یا کسی نوع کی سروطنی کا بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً باپ کے متعلق آپ کو گمان ہو سکتا ہے کہ ان کی ساری نصیحتیں، خیر خواہیاں محض اسلئے ہیں کہ آپ ان کے حق میں ان کے لائق فرزند، سعادتمند اور فرمانبردار اولاد ثابت ہوں۔ اور اسی طرح کسی غلطی پر اپنے بھائی یا دوست کے ٹوکنے کو ان کی عیب جوئی و عیب بینی اور خیر خواہی کی نصیحتی پر محمول کر سکتے ہیں۔ نیز خطیب، مرشد اور واعظ کی ہدایتوں کے متعلق بھی یہ خیال کر کے پورا ہی برت سکتے ہیں کہ ان لوگوں کی باتیں صرف دوسروں ہی کیلئے ہوتی ہیں، اور ان کو یہ لوگ بھلائی اور نیکی کی تعلیم دیتے ہیں لیکن خود کو بھول جاتے ہیں۔ پس ان نصیحت کرنے والوں کے متعلق آپ کے دل میں اس قسم کے شبہات کا پیدا ہونا نا صحیحین کے مقاصد میں مغل ہوگا۔ اور کبھی آپ وہ راہ اختیار نہیں کر سکتے جس پر یہ لوگ آپ کو چلانا چاہتے ہیں۔

پس آئیے اب میں آپ کو آپ کے لئے ایسا مخلص ناصح بناؤں جس کے اخلاص میں آپ کو ہرگز شک کی گنجائش نہ ہو، آپ اس پر ہر طرح کا اعتماد اور وثوق رکھتے ہوں، اور آپ کا اس کی بابت یہ اعتقاد ہو کہ یہ میرے حق میں سراپا خیر ہی خیر اور سعادت ہی سعادت ہے۔ اور اسکی جتنی نصیحتیں ہوتی ہیں سب کی سب اخلاص پر مبنی ہیں۔ اس کی محبت حقیقی محبت ہے اور وہ میرا سچا خیر خواہ ہے۔ پس سنئے وہ خود آپ ہی کی ذات اور آپ ہی کا نفس ہے، آپ کو چاہئے کہ اپنے نفس کی اصلاح کیلئے خود اپنے ہی نفس کو ناصح، مرشد، مصلح، واعظ، امر و نہی، ڈانٹنے والا، مراعفت کرنیوالا بنائیں۔ وہ جس بھلائی کی طرف بلائے اس کی اطاعت کرنی چاہئے اور جن منکر باتوں سے باز رہنے کا حکم دے اس سے رک جانا چاہئے اور اسی سے نصیحتیں حاصل کرنی چاہئیں۔ اسی کو اپنا رہنا بنا نا چاہئے۔ کیونکہ سچا مرشد حقیقی مرشد وہی ہے کسی نے کہا ہے۔ "مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ وَاعِظٌ، لَمْ يَنْفَعَهُ الْمَوَاعِظُ" جس شخص کا نفس خود اس کے لئے واعظ نہ ہو اس کے حق میں مواعظ نفع بخش ثابت نہ ہو گئے۔ شاید

آپ نے دانشمند شاعر کا قول سنا ہو گا

لَا تَرْجِعْ إِلَّا نَفْسُ عَنْ غَيْرِهَا مَا لَمْ يَكُنْ مِنْهَا الْهَارِ وَاجِرًا

ترجمہ۔ انسان برائیوں سے باز نہیں رہ سکتا جب تک کہ خود اس کا نفس اے اس سے باز نہ رکھے، دوسرا شاعر کہتا ہے

مَا عَاتَبَ الْحَمَّ الْكَرِيمَ كَنَفْسِهِ وَالْمَرْءُ يُصَلِّحُهُ الْجَلِيسُ الصَّالِحُ

ترجمہ کسی نیک طینت انسان کیلئے اس کا نفس ہی بہترین مصلح ہے اسلئے کہ وہ اس کا ہم نشین ہے، اور ایک صالح

ہم نشین آدمی کی پوری اصلاح کر دیتا ہے۔ انسان اپنے لئے بہترین استاد، لایق مصلح، سچا ناصح اور عمدہ مرشد ہے اور وہی

اپنے آپ کو اپنی برائیوں پر اچھی طرح تنبیہ کر سکتا ہے اور وہی اپنا سچا رازدار اور مونس ہے بشرطیکہ اس کی رازداری سے فائدہ

اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ ہمیں اپنے نفسانی علاج کی طرف بہت جلد پیش قدمی کرنی چاہئے اور ان تیر بہ ہفت دواؤں کا

استعمال بہت جلد کرنا چاہئے جن کے ذریعہ ہم سے پہلے لوگوں نے اپنے اپنے نفس کی اصلاح کی ہے ان کے نفوس درست

اور ان کے قلوب صحیح ہو گئے نفس کی اصلاح کیلئے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

(۱) جب ہم کسی میں کوئی اخلاقی عیب، یا نفسیاتی اور ادبی مرض دیکھیں تو اپنے نفس پر ایک غائر نظر ڈالیں کہ کیا ہم بھی اس عیب کے

ملوث اور اس نقص و بیماری سے متاثر ہیں؟ اگر نہیں ہمارا نفس ان عیوب و نقائص سے آلودہ نظر آئے تو پوری کوشش اور

کامل جدوجہد سے اپنے آپ کو ان کے ترک پر مجبور کرنا چاہئے اگر اللہ کے فضل سے ہم میں وہ بیماریاں نہ ہوں تو اس پر خدا کا

شکر ادا کرتے ہوئے مزید فضل و انعام کی توفیق طلب کرنی چاہئے۔

(۲) اگر آپ کسی شخص میں خلق عظیم اور عادت کریمانہ محسوس کریں تو اپنے آپ پر بھی ایک غائر نظر ڈال کر دیکھیں کہ آپ کا نفس

ان صفات حمیدہ کا حامل ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اس سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈی اور کلیجہ کو تر کیجئے، اور اگر خدا نخواستہ آپ ان

صفات کریمانہ سے خالی ہوں تو ان کو اپنے اندر پیدا کر نیکی ترپ اور حاصل کر نیکی ہر ممکن کوشش کیجئے۔ اور اس وقت تک ہم

نہ لیجئے تا وقتیکہ وہ آپ کے اندر صحیح طور پر پیدا نہ ہو جائیں۔

(۳) آپ کے دشمن آپ کو جن جن چیزوں سے متہم، اور جن جن نقائص کو جتا کر آپ کو شرمندہ کرتے ہیں انہیں ہنایت خذہ

پیشانی اور وسعت صدی سے سکران پر غور کیجئے اور دیکھئے کہ آیا آپ کے اندر حقیقتاً وہ عیوب و نقائص پائے بھی جاتے ہیں

یا نہیں؟ اگر آپ کا نفس ان عیوب کا شکار ہے تو آپ کو برہم اور رنجیدہ خاطر ہونے کے بجائے جلد از جلد ان کے ازالہ اور

تدارک کیلئے سعی بلیغ سے کام لینا چاہئے!

(۴) اور اپنے نفس کی نکتہ چینی ہنایت شدت سے کرنی چاہئے۔ اگر کوئی نقص معلوم ہو جائے تو اس سے دست بردار و راعناض نہ

کرنا چاہئے بلکہ سختی سے اس پر کٹر ٹول کرنا چاہئے اور اس کے قلع قمع کرنے کیلئے کمر بستہ ہونا چاہئے۔ نیز توبہ و طلب مغفرت

کیلئے عزم باجہرم کر لینا چاہئے اسی کو اللہ نے بیان فرمایا ہے۔ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ

تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ (پ ۱۳۶) ترجمہ جو لوگ متقی ہیں، اگر انہیں شیطان کے وسوسہ اندازی سے کوئی

خیال چھو بھی جاتا ہے تو فوراً چونک اٹھتے ہیں اور پھر (پدہ غفلت اس طرح ہٹ جاتا ہے گویا) اچانک آنکھیں کھل گئیں۔

أَمَّا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ الشُّرُوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ، فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا۔ وَكَيْسَتْ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْإِلَانَ، وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ط  
 أُولَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (پہ ۱۴۶) ترجمہ البتہ یاد رہے کہ اللہ کے حضور توبہ کی قبولیت انھیں لوگوں کے لئے ہے جو برائی کی کوئی بات نادانی و بے خبری میں کر بیٹھتے ہیں تو پھر فوراً توبہ کر لیتے ہیں (اور ان کا ضمیر اپنے کئے پر پشیمانی محسوس کرتا ہے) تو بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ اللہ بھی (اپنی رحمت سے) ان پر لوٹ آتا ہے اور یقیناً وہ سب کچھ جلتے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے! لیکن ان لوگوں کی توبہ توبہ نہیں ہے جو (ساری عمر تو) برائیاں کرتے رہے لیکن جب ان میں سے کسی کے آگے موت آکھڑی ہوئی، تو کہنے لگا اب میں توبہ کرتا ہوں (ظاہر ہے کہ ایسی توبہ سچی توبہ نہ ہوئی) اسی طرح ان لوگوں کی توبہ بھی توبہ نہیں ہے جو دنیا سے کفر کی حالت میں جاتے ہیں۔ ان تمام لوگوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (جو ان کو پاداشِ عمل میں پیش آئیگا)

(۵) اگر آپ کا نفس کبھی کسی برائی پر آمادہ کرے تو اس کی مخالفت کی کوشش کیجئے اس طرح آپ کی قوت ارادہ میں پختگی پیدا ہوگی اور جب آپ اپنے ارادہ پر غالب آجائیں گے تو نفس اور شیطان کو آپ کے گمراہ کرنے کا موقع ہاتھ نہ لگے گا۔

(۶) بکر داروں و بد اخلاقوں، بے دینوں و بے علموں کی صحبت، ان کی دوستی اور ہم نشینی سے حتی الامکان بچتے رہنا چاہئے۔ اسلئے کہ بد اخلاقی و بد عملی ایک بہت جلد سہایت کر جائیو الامرض ہے کسی دانا کا قول ہے (لَا تُعَانَ إِصْلَاحَ مَنْ قَوِيَ فِسَادُهُ فَيُجِيلُكَ إِلَى فِسَادِهِ قَبْلَ أَنْ تُجِيلَهُ إِلَى إِصْلَاحِكَ) ترجمہ اس شخص کی اصلاح کی کوشش نہ کرو جس کے اندر برائیاں جڑ پکڑ چکی ہوں، اسلئے کہ قبل اس کے کہ تم اس کو اپنی اصلاح کی طرف لے آؤ۔ وہی تم کو اپنی برائیوں کی طرف کھینچ لیا۔

(۷) بزرگوں اور نیک لوگوں کی ہم نشینی کو اختیار کرنا چاہئے اور اپنے نفس کو انکی روش پر چلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۸) جن لوگوں نے نفس امارہ کو اپنی ثابت قدمی سے شکست دی اور جن حضرات نے نفس کی مخالفت اسلام کے خلاف جذبہ پیدا کرنے پر کسی ان کے کارہائے نمایاں پڑھتے رہنا چاہئے اسلئے کہ اس سے روح کو طاقت ایمان و ایقان میں زیادتی کا مادہ اور اسوہ حسنہ کے اختیار کرنیکی صلاحیت پیدا ہوگی۔

(۹) اپنے نفس کی مخالفت کے لئے ایک تیز ہتھیار بنا رہنا چاہئے اگر ذرا بھی ڈھیل دی گئی تو یاد رکھئے کہ فساد میں نہ صرف جری بلکہ وادی ضلالت کی اس طرح ہوا کھلائیگا کہ رہائی اور چھٹکارہ حاصل کرنا ناممکن ہو جائیگا۔

(۱۰) بغرض استراحت جب بستر پر بیٹھیں تو روزانہ ہر شب کو اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے اور سوچئے کہ اپنے کون سے بھلے اور نیک کام کئے اور کن کن برائیوں میں حصہ لیا، پھر دل میں یہ پختہ ارادہ کرنا چاہئے کہ اس سے بھی بڑھ کر آئندہ نیکی اور کار خیر کرونگا اور برائیوں سے پوری جدوجہد کے ساتھ بچوں گا۔ اسی طرح روزانہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہئے۔

اب میں اپنے پروردگار سے نہایت خلوص کے ساتھ دست برد ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان چیزوں کی توفیق عطا

فرمائے جس سے ہم اپنے نفوس کی اصلاح اور پاکیزگی حاصل کر سکیں حج ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔